مدحتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نعتیہ مجموعہ



مہ جبین ملک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

❖

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ج

❖

درودِ ابراہیمی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيۡتَ عَلٰى اِبۡرَاهِيۡمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبۡرَاهِيۡمَ اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكۡ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكۡتَ عَلٰى اِبۡرَاهِيۡمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبۡرَاهِيۡمَ اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ

مدحتِ مصطفیٰ ﷺ

(نعتیہ مجموعہ)

مہ جبیں ملک

مکتبہ شافی

13/1 ۔شافی چوک، کریم پارک، راوی روڈ، لاہور

0301-4047881

کتاب کا نام:	مدحتِ مصطفیٰؐ (نعتیہ کلام)
شاعرہ :	مہ جبیں ملک
سرِورق :	حمدان خالد
پروف ریڈنگ :	اکرم سحر فارانی
کمپوزنگ :	تصور کمپوزنگ سنٹر
مطبع :	مکتبۂ شافی، لاہور
اشاعت :	اپریل 2023ء
قیمت :	600 روپے

Social Media Promoter : Students Team Humayun Javed
Focus TV International & News Project Program
Legal Advisor : Lawyers Team Humayun Javed
What's App : + 92312-5899948

اہتمام

صدیق چین ویلفیئر فاؤنڈیشن، لاہور (پاکستان)

انتساب

اکلوتے پیارے بھائی
ڈاکٹر ملک نثار احمد اعوان کے نام

☆

پیاری دوست، چیئر پرسن بزمِ نور (کراچی)
محترمہ عائشہ قاسم عاشی کے نام

☆

اور
تمام عاشقانِ رسول ﷺ
کے نام

اظہارِ تشکر

فَبِاَیِ الٰاِ رِبِکما تُکذِبٰن

شکر تیرا کروں کس طرح میں ادا
میرے اچھے خدا میرے سچے خدا

سب سے پہلے میں اپنے پاک پروردگار کی شکر گذار ہوں کہ جس نے مجھے میری اوقات سے زیادہ عطا کیا ہے۔ نیک ماں باپ، محبت کرنے والے بہن بھائی، محبت کرنے والا شوہر اور بہت پیارے معصوم اور فرمانبردار بچوں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے محسنہ بنایا اور ایسے خوب صورت رشتوں کا ساتھ عطا فرمایا۔ صرف یہی نہیں بلکہ بچپن سے لیکر اب تک مجھے دوست بھی بہت اچھے ملے، بچپن کے دوستوں میں رابعہ ناصرہ جیسی نیک سیرت لڑکی کی دوستی سے نوازا، شفیق اساتذہ کی رہنمائی نصیب ہوئی۔ کالم نگاری میں سر اعجاز حفیظ خان اور شاعری میں سر اکرم سحر فارانی جیسے عظیم المرتبت اور شفیق اساتذہ کی رہنمائی نصیب ہوئی۔

ہما جاوید، ہمان جاوید اور ہمایوں جاوید جیسے قدر دان سٹوڈنٹس ملے اور ان کے والدِ گرامی جناب جاوید صدیق بھٹی صاحب جو میری کتابوں کی اشاعت میں تعاون فرماتے ہیں۔ پھر اسی ادبی سفر میں ایک اور اہم ادبی شخصیت مزاحیہ سرائیکی شاعر محترم بھائی پرویز منیر صاحب کی شفقت اور عقیدت بھی شامل ہوگئی۔ بھائی پرویز منیر صاحب کی بھی تہہ دل سے

سپاس گذار ہوں ۔میں اپنے ساتھ جڑے ہر رشتے ہر تعلق کی قدر دان اور سپاس گذار ہوں۔

میری کامیابیوں کا اصل سہرا ان تمام رشتوں ناطوں اور تعلقات کے سر ہے۔

جب کبھی میرے قدم ڈگمگانے لگے یا کسی نے میرے ساتھ دشمنی رکھی ردل میں بغض رکھا تو اللہ تعالیٰ نے میری غیبی مدد فرمائی ،کبھی خوابوں میں اشارہ دیا اور کبھی ویسے۔یقیناً یہ سب میری نیک ماں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔میری والدہ ہی میری آئیڈیل شخصیت ہیں ۔ٹیچنگ سے کالم نگاری اور شاعری کی طرف آنا اور اب یہ نعتوں کا مجموعہ "مدحتِ مصطفیٰ" یہ سب میرے بس میں کہاں تھا، اتنی میری اوقات ہی کہاں تھی۔ مجھ ادنیٰ سی حقیر وفقیر انسان سے اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑا کام کروایا۔یقیناً یہ سب اس رب کریم کی کرم نوازی ہے۔پٹھانے خاں کی پر سوز آواز میں ایک صوفیانہ کلام مجھے بہت پسند ہے۔

یہ کمالِ علم وہنر نہیں تیری اک نگاہ کی بات ہے۔۔۔

وہ سنور گیا جسے تھام لے۔۔۔وہ اُجڑ گیا جسے چھوڑ دے۔۔

میں ،استادِ محترم جناب اکرم سحر فارانی، جناب جاوید صدیق بھٹی، جناب اجمل نیازی،مرحوم امجد اسلام امجد (اللہ تعالیٰ اُنھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے)، جناب عاصم بخاری، جناب پروفیسر شاہین بھٹی، محترمہ مائلہ صدف، جناب عارف نوناری، اور جناب امیر نواز نیازی کی تہہ دل سے سپاس گذار ہوں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر میرے نعتیہ مجموعہ کلام کے بارے میں اپنی قیمتی آراء کا اظہار کیا اور دیباچہ لکھنے پر شاعر، ادیب و پروفیسر ڈاکٹر وحید عزیز کی سپاس گذار ہوں جنہوں نے اپنے گھر میں حادثہ ہو جانے کے باوجود میری کتاب کا دیباچہ انتہائی شفقت وعقیدت سے لکھا۔

◆◆◆

دیباچہ

مہ جبیں ملک محبت وعقیدت کی شاعرہ

نعت سوچ کی ایک ایسی تخلیق ہے جس میں عبادتی رنگ اصول کی صورت نمایاں ہوتے ہیں ۔نعت کہنا صرف ہنر نہیں ہے بلکہ ذہنی مزاج کا وہ معیار ہے جو انسان کو کائنات کے اُس اعلیٰ اصول کی طرف مائل کرتا ہے جہاں عقیدت ہاتھ باندھے سر جھکائے اپنی ذمہ داری عالمِ مجبوری میں نہیں بلکہ عالمِ محبت میں نبھاتی ہے ۔محبت اور عقیدت کا یہ امتزاج انسان کی سوچ میں قدرت نے سرائیت کیا ہے ۔اس لئے نعت کہنے والے کے الفاظ اس کے ذہن میں ترتیب پانے سے پہلے دنیا کے سب سے عظیم خیر البشرؐ کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں ۔پھر جب اُس بارگاہِ اقدس سے منظوری ملتی ہے تو وہ ترتیب کے ساتھ نعت کو کے ذہن میں تخلیق بن کر اُبھر آتے ہیں ۔اس لئے نعت کی سوچ کا باوضو ہونا بہت ضروری ہے ۔اس کی سوچ میں تقدیس کی ہوائیں چلنی چاہئیں ۔احترام کے رنگ بکھر کر ادب کی سر سبز فصل لہراتی ہوئی محسوس ہونی چاہئے ۔نعت کوئی اعزاز ہے، افتخار ہے، محبت وعقیدت کا اظہار ہے ۔نیز تخلیق کار کی سوچ کا نکھار ہے ۔اس لئے نعت اُس ذات کی مدحت نگاری ہے جن کی تعریف میں باری تعالیٰ ہر وقت محو ہے، جن کا ذکر ذکرِ عظیم بن جاتا ہے ۔جن کی زبانِ اقدس سے نکلے ہوئے الفاظ حدیث بن جاتے ہیں، جن کا عمل سنت، جن کی پیروی اور اطاعت اطاعتِ الٰہی ہے ۔اللہ تعالیٰ نے سب در بند کر کے اپنی طرف آنے کا ایک ہی

راستہ کھول رکھا ہے اور وہ راستہ ہے درِ مصطفیٰؐ کا۔

مہ جبیں ملک کا نعتیہ مجموعہ زیرِ طبع سے آراستہ ہوا تو یہ ان کے لئے باعثِ اعزاز، باعثِ افتخار اور باعثِ فخر ہوگا۔ اس لئے کہ انہوں نے ''مدحتِ مصطفیٰؐ'' میں اپنے تخلیقی شعور کا اظہار جس طرح اور جس عقیدتی انداز میں کیا ہے حرف حرف ستاروں کی مانند دمک رہا ہے اور ترتیب مسکرا کر ترنم کی بانہوں میں جھوم رہی ہے۔ شعر اور ترنم کا ساتھ شعری مزاج کو بامِ عروج عطا کرتا ہے۔ اگر شاعری اللہ کے حبیبؐ کے اوصاف بیان کرتی ہو تو پھر حروف کا باوضو ہونا حیرت کی بات نہیں ہے اور یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ سوچ کی جس زمین پر ان حروف کا نزول ہوا ہو وہ اقدسیت کا معیار نہ رکھتی ہو۔ اس لئے تقدس سے تقدیسی حروف جنم لیتے ہیں اور تقدس کا پھول محبت و عقیدت کے مزاج کے بغیر تر و تازہ نہیں ہوتا۔

مہ جبیں ملک نے فنِ شاعری کو ملحوظ رکھا ہے مگر سب سے بڑا کمال جو اُن کی نعتیہ شاعری میں نمایاں ہے وہ ہے سردارِ کائنات کے حضور سجدۂ عشق۔ ادب و احترام سے جھکی ہوئی پلکیں اور تخلیق کا دھڑکتا ہوا دل جب یہ دھڑکن احساسِ تصورِ عشق میں بڑھ جاتی ہے تو پھر حروف کی ترتیب جنم لیتی ہے اور اس طرح نعت کا تسلسل شروع ہوتا ہے۔ کبھی شعور کے منظر نامے پر آیات کا ظہور ہوتا ہے، کبھی آیات کی تفسیر وضاحت بن کر ظاہر ہوتی ہے، کبھی محبت ریاضت میں ڈھل کر درِ عشق پر دستک دیتی ہے۔ کبھی عشق عالمِ بے خودی میں دنیا و مافیا سے بے خبر ہو کر مکان و لامکان سے آگے کے تصورات بننے کی باکمال کوشش کرتا ہے اور جب یہ کوشش کارگر ہوتی ہے تو پردۂ شعور پر نعت کے اشعار اُبھر آتے ہیں۔

مہ جبیں ملک کی شاعری میں قدم قدم پر عقیدت کے دریا موجزن ہیں۔ اِن کی سوچ مدحتِ رسول ﷺ میں اس انداز سے ڈھلی ہوئی ہے کہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ سوائے نعت کے اور کچھ کہنا نہیں چاہتی۔ وہ جمالِ مصطفیٰؐ اور کمالِ مصطفیٰؐ کا مطالعہ آنکھ بند کر کے روانی سے کرنے میں مصروف رہتی ہیں۔ جس کا اظہار اس انداز سے اُبھرتا ہے۔

دونوں جہاں میں ہے محمدؐ کی سروری
ممکن نہیں کہ اُن کی کسی سے ہو ہمسری
شرما رہی ہے چاندنی اُنؐ کے جمال سے
چاروں طرف ہے روشنی آقاؐ کے نور کی
اذنِ نبیؐ سے مجھ کو بصیرت ہوئی عطا
نعتِ نبیؐ نے مجھ کو سکھائی ہے شاعری
مہر خدا سے ہے مری اتنی سی التجا
مل جائے مہ جبیںؔ کو ہدایت کی روشنی

مہ جبیں ملک کی شاعری میں اضطرابی کیفیت ہے یہ اضطراب بنیادی طور پر اُن کے اس فطری لگاؤ کا اعلان ہے جو انہیں شہرِ مدینہ کی مٹی سے ہے۔ اور ثنائے محمد ﷺ سے ہے۔ انہوں نے اپنی شاعری میں جدید انداز کو قدیم روایات کی بنیاد پر پروان چڑھایا ہے۔ لہجہ غزل کا ہے مگر عقیدت نے غزل کو پارسائی کا چولا پہنا کر نعت کے پختہ رنگ میں ڈھال دیا۔ ان کے انداز میں جو بیقراری ہے اور جو احساسِ تفاخر نعت کہنے میں ہے بہت واضح ہے۔ ان اشعار میں اس احساس کو محسوس کیجئے۔

مجھے آرزو ہے مدینے کی یا رب!
نہیں آرزو ورنہ جینے کی یا رب!

☆

ثنائے محمد ﷺ جو کرتے رہیں گے
دلوں میں وہ انوار بھرتے رہیں گے

☆

خدا کا خاص کرم ہے جو نعت لکھتی ہوں

عطائے شاہِ امم ہے جو نعت لکھتی ہوں

مہ جبیں ملک کے شعری مجموعوں میں نزاکت، محبت اور حساسیت جیسے جذبات واضح ہیں مگر عشقِ رسولؐ میں اُن کی سوچ آہنی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ جس پر سمجھوتہ ان کی فکر میں موجود نہیں ہے۔ جب انسان عشق کی اس کیفیت پر جا پہنچے تو پھر ''مدحتِ مصطفیٰؐ'' جیسا نعتیہ مجموعہ وجود میں آتا ہے۔ میری دعا ہے کہ عہدِ حاضر کی با کمال اور منفرد لب و لہجے کی شاعرہ مہ جبیں ملک اپنے ہنر کے معجزے اپنی ریاضتوں اور محنتوں کی بنیاد پر تخلیق کرتی رہیں تا کہ شعر و ادب کے گلشن میں احساسِ بہار تازہ رہے۔

پروفیسر ڈاکٹر وحید عزیز

شعبہ اردو پنجاب کالج، لاہور

◆◆◆

مدحتِ مصطفیٰ ﷺ اور مہ جبیں ملک

خاکسار کے خیال میں:

نعت کا جس کو قرینہ چاہیے
روز و شب دل میں مدینہ چاہیے
طالبِ سوزِ دورونِ نعت کو
عشق میں مر مر کے جینا چاہیے

مہ جبیں ملک کے کلام میں سوز و گداز کی وہ کیفیت نظر آتی ہے جو کسی خوش نصیب کو ہی حاصل ہوتی ہے۔ نعت کہتے ہوئے اکثر ثناء خواں وفورِ عقیدت میں نورِ مصطفائی اور نورِ خدائی کے جلوں میں امتیاز قائم نہیں رکھ پاتے لیکن مہ جبیں صاحبہ نے نعت کی اس باریکی کے ادراک سے نعت کا حسن دوبالا کیا ہے۔

جب 1996ء میں اپنا پہلا شعری مجموعہ "روح کی خوشبو" لے کر حفیظ تائب کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا تھا: "سرکارِ دو عالم کی محبت وہ بارش ہے جس سے اُگنے والے پھول ہمیشہ تر و تازہ رہتے ہیں"۔ اُن کے اس قول کی صداقت مہ جبیں ملک صاحبہ کے کلام میں جگہ جگہ منعکس ہے۔ کیونکہ انگریزی ادب کے بحرِ بیکراں کی غواصی سے بھی فیضیاب ہیں اور مختلف عصری علوم سے گہرا شغف رکھتی ہیں جس کی بدولت کلام میں آفاقیت پائی جاتی ہے۔ غنائیت کا خوب صورت رنگ موسیقیت پیدا کر دیتا ہے۔ کسی نعت خواں کو ترنم میں پڑھنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ الفاظ خود بخود سحر انگیز سُر اُبھارتے چلے

جاتے ہیں۔ اگر اچھی آوازیں مل جائیں تو امیدِ واثق ہے کہ ان کا کلام تا قیامت دلوں میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی شمعیں روشن کرتا رہے گا۔

پروفیسر ڈاکٹر شاہین بھٹی
صدر شعبہ اردو۔ ڈی پی ایس انٹر کالج
ماڈل ٹاؤن لاہور

◆◆◆

مہ جبیں ملک کا عشقِ رسولؐ

مدحتِ مصطفیٰؐ سے پہلے مہ جبیں ملک صاحبہ کے تین اردو شعری مجموعے اور دو انگریزی کتب اشاعت پذیر ہو کر محفلِ خاص و عام میں مقبولیت کی سند حاصل کر چکے ہیں، مگر مدحتِ مصطفیٰ ﷺ مہ جبیں ملک صاحبہ کی شاعری کا وہ مجموعہ ہے جسے کسی انسان کی تعریف و تحسین کی ضرورت ہی نہیں کہ نعت کی ابتداء خود خالقِ کائنات نے درود کی صورت کی، اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔ مہ جبیں ملک صاحبہ نے جس عقیدت، محبت اور سادگی سے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے وہ قارئینِ نعت کے لئے ایک مثال ہے۔

دونوں جہان میں ہے محمدؐ کی سروری
ممکن نہیں کہ اُن کی کسی سے ہو ہمسری
شرما رہی ہے چاندنی اُن کے جمال سے
چاروں طرف ہے روشنی آقا کے نور کی

لگتا ہے کہ اُسی ابدی روشنی میں بیٹھ کر مہ جبیں ملک صاحبہ اپنی ادبی و عائلی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ اگر چہ وہ اپنا قیمتی وقت خالصتاً ادبی سرگرمیوں میں مصروف رہ کر بھی گذار سکتیں تھیں مگر اُنہوں نے ادبی ذوق و شوق کو اس مبارک و محترم کام کے لئے استعمال کیا اور عشقِ رسول ﷺ سے سرشار ہو کر کہا:

محمد ﷺ کے صدقے فلک سے ہمیشہ

اُجالے زمیں پر برستے رہیں گے
بکھرتی رہے گی یہ نعتوں کی خوشبو
غلاموں کے دامن مہکتے رہیں گے

مہ جبیں ملک صاحبہ نے سو فیصد صحیح کہا ہے سو میں رسول پاک ﷺ کے ادنیٰ حقیر فقیر غلام کی حیثیت سے مہ جبیں ملک کا شکر گذار ہوں کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے غلاموں کے دامن کو پھیلانے کا وسیلہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ اس آوازِ حق ''مدحتِ مصطفیٰ'' جیسی خوب صورت کاوش کو قبول و منظور فرمائے اور اس کارِ خیر کے صدقے اُن کے دیگر علمی و ادبی امور کو تکمیل و استحکام عطا کرے اور قدم و قلم کے راستے میں آنے والی دشواریوں کو دور فرمائے۔ آمین!

اعجاز رضوی
رسالہ بیاض (لاہور)

◆◆◆

مدحتِ مصطفیٰ ﷺ اور مہ جبیںؔ ملک

نعت کہنا بڑی سعادت کی بات ہے جو خاص لوگوں کو ہی نصیب ہوتی ہے۔اُن خاص لوگوں میں بڑے بڑے نام نمایاں ہوئے ہیں جن میں حضرات کے علاوہ خواتین بھی شامل ہیں۔عصرِ حاضر میں ایسی ہی ایک خوش نصیب شاعرہ مہ جبیںؔ ملک بھی اِس نعت گوشعراءاور شاعرات کے قافلے میں شامل ہوئی ہیں۔مہ جبیںؔ ملک انگریزی ادب کی اُستاد ہونے کے ساتھ ساتھ اردو پنجابی اور سرائیکی میں بھی اچھی نثر اور شاعری پر دسترس رکھتی ہیں۔اُنہوں نے بہت کم عرصہ میں ادب میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے جو کہ بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔

مہ جبیںؔ نے نامور ادبی شخصیات کے سامنے بھی اپنی شاعری پیش کی اور نعتیں پڑھ کر داد وصول کی۔نئی شمعیں،عزمِ کوہکن،اور سفرِ جنوں جیسے کامیاب شعری مجموعوں کی اشاعت کے بعد اُن کا نعتیہ مجموعہ مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔جس میں رسول پاکؐ سے محبت اور عقیدت کا عکس نمایاں طور پر عیاں ہے۔مہ جبیں ملک نے جس محبت اور عقیدت سے نعت کہی ہے وہ ان کا خاصا ہے۔اُن کی نعت پڑھ کر قاری پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور سننے والا رسول پاکؐ کی عقیدت میں محو ہو کر مدینے کی گلیوں میں اپنے آپ کو محسوس کرتا ہے اور ان کی ایک طویل نعت

سیرت نبی کا احاطہ کئے ہوئے ہے اس نعت کو پڑھتے ہوئے قاری کو ایسا محسوس ہوتا ہے گویا کہ وہ سیرت نبی پر لکھی گئی کسی کتاب کا عمیق مطالعہ کر رہا ہو۔ مہ جبیں ملک کی سادہ الفاظ میں گہری اور اچھی نعت پڑھنے والوں کو میسر آئے گی۔ میری دعا ہے کہ مہ جبیں ملک کا نعت لکھنے کا سلسلہ جاری وساری رہے۔ آمین!

نائلہ صدف

(پنجاب ٹیکسٹ بورڈ لاہور)

◆◆◆

اچھی اور بامقصد شاعری لکھنے والی شاعرہ

مہ جبیں ملک اچھی اور بامقصد لکھنے والی شاعرہ اور ادیبہ ہیں، انکی شاعری میں جہاں فراق اور جدائی کی چاشنی ملتی ہے وہاں معاشرہ میں اتار چڑھاؤ کا رنگا رنگ امتزاج بھی ملتا ہے۔ نئی شمعیں، عزمِ کوہکن، سفرِ جنوں ان کی کتابیں پہلے منظرِ عام پر آ کر مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ انہوں نے اپنے علمی و ادبی سفر کو بھرپور طریقے سے جاری رکھا ہوا ہے۔ مہ جبیں ملک انگلش لٹریچر کی استاد ہیں انگریزی پنجابی سرائیکی اور اردو میں کمال لکھتی ہیں۔ اُن کی تحریروں میں اور شاعری میں بہت سے عناصر ایسے شامل ہیں جس سے ان کے اندر بسنے والے خیالات اور مشاہدات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ وہ انگریزی میں کمال لکھتی ہیں اور پھر لکھتی ہی چلی جاتی ہیں۔ اُن کی تحریروں کا کینوس بہت وسیع ہے۔ وہ اچھی مترجم translator بھی ہیں۔ اُن کی نئی کتاب مدحتِ مصطفیٰ میرے سامنے ہے۔

اُن کی نعتوں میں ہمیں عشقِ رسولؐ سے محبت کی بھرپور خوشبو آتی ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ مہ جبیں آخرت کی فکر میں مگن ہیں اور دنیاوی زندگی کی اُن کے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہے جیسا کہ وہ ایک نعت میں لکھتی ہیں

مجھے آرزو ہے مدینے کی یا رب!
نہیں آرزو ورنہ جینے کی یا رب!

اُن کے نعتیہ اشعار اپنے اندر ایک واضح پیغام رکھتے ہیں بہت سے شعراء کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہے کہ انہوں نے حضور پاک ﷺ کی حمد و ثناء کو اپنی بخشش کا وسیلہ بنایا

ہے اور جنت کے لئے اپنی راہیں ہموار کی ہیں مہ جبیں بھی ہمیں اسی راستے پر چلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

مہ جبیں کافی عرصہ سے شاعری کے میدان میں اپنی صف میں کھڑی ہیں جس میں اُنہوں نے اپنی دلجمعی اور لگن سے اتنا مقام حاصل کیا ہے کہ اب وہ بڑے رائٹرز میں اپنا لوہا منوا چکی ہیں۔اُن کی تحریریں ملک کے بڑے رسائل و جرائد میں باقاعدگی سے شائع ہوتی ہیں نیز بیرون ممالک کے اخبارات ومیگزین میں بھی شائع ہوتی ہیں۔اُن کا کمال یہ بھی ہے کہ اُن کی شاعری سے معاشرتی اصلاح کے پہلو بھی نکلتے ہیں باکمال شخصیت ہیں۔مہ جبیں اپنی ایک اور نعت میں سرورِ کائنات کی شان اس طرح بیان کرتی ہیں کہ،

دونوں جہاں میں ہے محمدؐ کی سروری
ممکن نہیں کسی سے ہو ہمسری

آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اُن کی شاعری کا نعتیہ مجموعہ کتنا اہم اور معاشرہ کے لئے مشعلِ راہ ہے۔مہ جبیں سے میری چند ملاقاتیں ہوئیں جتنی اچھی وہ شاعرہ ہیں اتنی اچھی انسان بھی ہیں اور یہ اُن کی خوبی انہیں باقی خوبیوں سے ممتاز کرتی ہے۔یقیناً "مدحتِ مصطفیٰ ﷺ" اُن کی نعتیہ شاعری دنیا کے مسلمانوں کے لئے نجات کا وسیلہ بنے گی۔میری دعا ہے کہ وہ اپنا ادبی سفر یوں ہی جاری رکھیں اور دنیائے ادب میں اُن کا نام جگمگاتا رہے۔ آمین!

عارف نوناری
سینئر کالم نگار، تجزیہ نگار، محقق اور نقاد
(روزنامہ جنگ لاہور)

◆◆◆

اچھی نعت گو شاعرہ

مہ جبیں ملک نے غزل گو اور نظم گو شاعرہ ہونے کے ساتھ ساتھ نعت گو شاعرہ ہونے کا اعزاز بھی حاصل کر لیا ہے۔غزل گوئی اور نظم گوئی کے علاوہ انہوں نے نعت گوئی میں بھی کمال کیا ہے۔اُن کی کہی گئی ہر نعت قابلِ تحسین ہے۔انہوں نے سادہ اور عام فہم زبان استعمال کر کے اچھی نعت کہی ہے۔بات وہی ہے جو ہر بندہ سمجھ سکے۔وہ اپنی بات قاری کو سمجھانے میں سو فیصد کامیاب ہوئی ہیں مہ جبیں نے چھوٹی اور رواں بحروں میں خوب صورت نعت کہی ہے۔

مہ جبیں ملک کی نعت گوئی کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اِن کی نعت پڑھنے والا اس میں اسقدر محو ہو جاتا ہے کہ اس پر رسول اکرم ﷺ کی عقیدت پوری طرح اثر انداز ہو جاتی ہے۔مہ جبیں ملک نے اپنے اس نعتیہ مجموعہ کا نام "مدحتِ مصطفیٰ" بہت اچھا تجویز کیا ہے۔مہ جبیں ملک کی جو بھی نعت میری نظر سے گذری اُس کو میں نے بار بار پڑھا کیونکہ اس میں رسول پاک ﷺ کی محبت وعقیدت کا بھرپور تذکرہ ملا۔مہ جبیں ملک کی نعت پڑھ کر مجھے خوشی بھی ہوئی کہ وہ رسول پاکؐ سے محبت اور عقیدت کرنے والی شاعرہ ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ مورخ جب بھی نعت گو شعرا یا شاعرات کے بارے میں لکھیں گے تو مہ جبیں ملک کا ذکر ضرور ہوگا۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مہ جبیں ملک کو اور زیادہ نعت کہنے کی توفیق دے تا کہ ان کے بہت سے نعتیہ مجموعے شائع ہو کر ادبی تاریخ کا حصہ بن سکیں۔آمین!

سید عاصم بخاری

(شاعر، ریڈیو، ٹی وی اور فلم اداکار)

مہ جبیں ملک کا اہم کارنامہ

مہ جبیں ملک اچھی شاعرہ ہیں انہوں نے جس طرح اچھی غزل اور اچھی نظم لکھ کر ادب میں اپنا لوہا منوایا، اُسی طرح اچھی نعت لکھ کر اپنے آپ کو اچھی "نعت گو " بھی ثابت کیا ہے۔مجھے اِس بات کی بھی خوشی ہے کہ مہ جبیں ملک علمِ عروض پر بھی دسترس رکھتی ہیں۔ بہت کم شاعرات ایسی ہیں جو علمِ عروض سے واقفیت رکھتی ہیں۔بعض شاعرات تو خود سے شعر بھی نہیں کہتیں، مگر مہ جبیں ملک کی محنت اور مطالعہ پڑھنے والوں کو داد دینے پر مجبور کر دیتا ہے۔

مہ جبیں ملک کا نعت کہنے کا اپنا اور منفرد انداز ہے۔اُنہوں نے نبی کریمؐ کی محبت اور عقیدت کو اپنے الگ اور مخصوص انداز میں پیش کیا ہے جو قابلِ تحسین ہے۔اچھی شاعری کی خوبی ہے کہ پڑھنے سننے والا اس میں پوری طرح محو ہو جائے۔اس کوشش میں مہ جبیں ملک پوری کامیاب ہیں کہ ان کی شاعری کو سب توجہ سے پڑھتے یا سنتے ہیں۔یہ کسی بھی شاعر یا شاعرہ کی بہت بڑی کامیابی اور خوش نصیبی ہے۔ مہ جبیں ملک کی نعتیں سادہ اور عام فہم زبان میں ہیں جو قارئین یا سامعین کو سمجھ بھی آتی ہیں اور یاد بھی جلدی ہو جاتی ہیں۔

میں مہ جبیں ملک کو اتنی اچھی نعت لکھنے اور نعتیہ مجموعہ (مدحتِ مصطفیٰ ﷺ)

شائع کروانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔اور ان کے لئے دعا گو ہوں کہ وہ نبی پاک ﷺ کی عقیدت و محبت میں اور بڑھتی جائیں۔اور نعت لکھتی رہیں۔اللہ کرے نعت ہی نعت ان کا ادبی اور عوامی سطح پر حوالہ بنے۔آمین!

امیر نواز نیازی

◆◆◆

فہرست

◆◆◆

صلی اللہ علیہ وسلم

نبیؐ کی رحمتِ کامل کا گر اشارہ ہو
غموں کے بحر میں حاصل ہمیں کنارا ہو

سکونِ قلب کی دولت نصیب ہوتی ہے
درودِ پاک جو وِردِ زباں پکارا ہو

مرے حضورؐ کا ثانی کوئی رسول نہیں
کہ جس نے چاند فلک سے کبھی اتارا ہو

میں راستے سے بھٹک کر کہیں بکھر جاؤں
مرے نبیؐ کو بھلا کس طرح گوارا ہو

خوشی سے بڑھ کے نہ کیوں منزلیں قدم چومیں
جو نقشِ پائے نبیؐ رہنما ہمارا ہو

فدا یہ دل ہے مدینے کی پاک ہستی پر
یہ آرزو ہے مدینہ ہی گھر ہمارا ہو

مدینہ خواب میں دیکھا ہے مہ جبیںؔ میں نے
دعا یہی ہے کہ دیدار اب دوبارہ ہو

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

میں نعتوں کی محفل بپا کر رہی ہوں
حبیبِ خدا سے وفا کر رہی ہوں

خدایا عطا کر دے اذنِ حضوری
دعائیں میں صبح و مسا کر رہی ہوں

مرے گھر پہ رحمت برسنے لگی ہے
بیاں مدحتِ مصطفیؐ کر رہی ہوں

درودوں کے تحفے اُنہیں بھیجتی ہوں
محبت کا حق یوں ادا کر رہی ہوں

الٰہی مجھے جامِ کوثر عطا ہو
گنہگار ہوں التجا کر رہی ہوں

محمدؐ محمدؐ ہی وردِ زباں ہے
میں اُن کی ہوں منگتی صدا کر رہی ہوں

میں نامِ محمدؐ کو دل میں بسا کر
اندھیرے نگر میں ضیا کر رہی ہوں

یہ عشقِ نبیؐ کا تھا مجھ سے تقاضا
دل و جاں نبیؐ پر فدا کر رہی ہوں

تکبر کو دل سے مٹا کر تو دیکھو
سمجھ لو گے تم بھی میں کیا کر رہی ہوں

تکبر خودی اور جھوٹی انا کو
میں عشقِ نبیؐ میں فنا کر رہی ہوں

ملے مہ جبیںؔ کو شفاعت نبیؐ کی
یہی اب خدا سے دعا کر رہی ہوں

صلی اللہ علیہ وسلم

مجھے آرزو ہے مدینے کی یا رَب!
نہیں آرزو ورنہ جینے کی یا رَب!

رضائے محمد ﷺ نہ ہو جس میں شامل
ضرورت نہیں اُس خزینے کی یا رَب!

لبوں پہ ہے میرے محمد ﷺ محمد ﷺ
طلب دل میں رفعت کے زینے کی یا رَب!

جو چہرہ دِکھا دے مجھے مصطفیٰ ﷺ کا
ضرورت ہے اُس آبگینے کی یا رَب!

انگشتِ نبی ﷺ تک ملے جو رسائی
بدل جائے قسمت نگینے کی یا رَب!

وِلادت ہوئی جس میں پیارے نبی ﷺ کی
بڑی شان ہے اُس مہینے کی یا رَب!

تڑپتا ہے دن رات دل مہ جبیں کا
زیارت کرا دے مدینے کی یا رَب!

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

ثنائے محمد ﷺ جو کرتے رہیں گے
دلوں میں وہ انوار بھرتے رہیں گے

محمد ﷺ کے صدقے فلک سے ہمیشہ
اجالے زمیں پر برستے رہیں گے

درخشاں رہے گا سدا سبز گنبد
فرشتے بھی دیدار کرتے رہیں گے

محمد ﷺ کی سیرت پہ گر ہم چلے تو
ہمارے مقدر سنورتے رہیں گے

لبوں سے سدا پھول صلے علیٰ کے
مہکتے رہیں گے بکھرتے رہیں گے

بکھرتی رہے گی یہ نعتوں کی خوشبو
غلاموں کے دامن مہکتے رہیں گے

ہمیں مہ جبیںؔ نعت کہنا نہ آیا
مگر پھر بھی کوشش تو کرتے رہیں گے

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفیٰ ﷺ شوکتِ بحر و بر آپؐ ہیں
رحمتوں کے شجر کا ثمر آپؐ ہیں

امتی شب کی ظلمت میں گھبرائیں کیوں
ظلمتوں کے مقابل سَحر آپؐ ہیں

کیوں نہ نقشِ قدم سے ستارے اُگیں
مصدرِ نورِ شمس و قمر آپؐ ہیں

رب کے محبوب ہیں مصطفیٰ ﷺ مجتبیٰ ﷺ
آپ رحمت ہیں خیرُ البشر آپؐ ہیں

عشقِ سرکار ہے اب عبادت مری
میرا قبلہ اِدھر ہے جدھر آپؐ ہیں

چلچلاتی ہوئی دھوپ میں حبس میں
بے بسوں کے لئے چارہ گر آپؐ ہیں

منزلیں کیوں نہ چومیں قدم مہ جبیںؔ
میرے آقا میرے راہبر آپؐ ہیں

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفیٰؐ مرتضیٰؓ مجتبیٰؓ کے لئے
دل تڑپتا ہے خیرالوریٰ کے لئے

میرے دل میں سمایا ہے نامِ خدا
لب کشا ہوں حبیبؐ خدا کے لئے

ذات باری ہے لائقِ حمد و ثناء
ہدیۂ نعت ہے مصطفیٰؐ کے لئے

ہو نگاہِ کرم مجھ گنہگار پر
ہاتھ پھیلے ہیں میرے دعا کے لئے

آج آنکھوں میں اشکِ ندامت لئے
پھر کھڑی ہوں میں لُطف و عطا کے لئے

میں تصور میں روضۂ پُرنور پر
روز آتی ہوں نورِ ہُدیٰ کے لئے

لے کے آئی ہوں بے نور آنکھوں کو میں
آپ کے در پہ خاکِ شفا کے لئے

جس کے آنے سے ہر سو ہوئی روشنی
نعت کہتی ہوں مہرِ ہدیٰ کے لئے

مہ جبیں دیکھ یہ عشق کا معجزہ
دونوں عالم بنے مصطفیٰؐ کے لئے

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

دونوں جہاں میں ہے محمدؐ کی سروری
ممکن نہیں کہ ہو کسی سے انؐ کی ہمسری

شرما رہی ہے چاندنی اُنؐ کے جمال سے
چاروں طرف ہے روشنی آقاؐ کے نور کی

آئے ہیں یوں تو راہبر بن کر کئی رسول
ختمِ رسلؐ ہی لائے ہیں پیغام آخری

جب خاک پائے مصطفیٰؐ اندھے کو ہو نصیب
ملتی ہے اندھی آنکھ کو پل بھر میں روشنی

اک بولتا قرآن ہیں سردارِ انبیاء
میرے نبیؐ کی پیروی ہے روحِ بندگی

پیوند کاریوں سے مزین رہا لباس
ہے بے مثال شاہِ دو عالمؐ کی سادگی

اذنِ نبیؐ سے مجھکو بصیرت ہوئی عطا
نعتِ نبیؐ نے مجھکو سکھا دی ہے شاعری

مہرِ ہدیٰؐ سے ہے مری اتنی سی التجا
مل جائے مہ جبیںؔ کو ہدایت کی روشنی

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

کروں گی ثناء مرتضیٰؑ کی ہمیشہ
بڑائی حبیبِ خدا کی ہمیشہ

نہیں لوٹتا ہے گدا کوئی خالی
جو باندھے امیدیں عطا کی ہمیشہ

نہ لغزش کبھی میرے پاؤں میں آئے
کروں پیروی مصطفیٰ ﷺ کی ہمیشہ

نگاہِ کرم ہو گدائے نبیؐ پر
گھٹا برسے جود و سخا کی ہمیشہ

رہے گی فضاؤں میں دلکش سی خوشبو
محمدؐ کے صدق و صفا کی ہمیشہ

محمدؐ کی سیرت پہ جب بات ہو گی
اُٹھے گی صدا مرحبا کی ہمیشہ

رہے سر پہ سایہ فگن اُن کی رحمت
یہی مہ جبیں کی دعا ہے ہمیشہ

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

سرکارؐ کے در سے ہم اس دل کی دوا لائیں
ہم شہرِ مدینہ سے کچھ خاکِ شفا لائیں

بے چین ہے دل کب سے اِس ظلم کی بستی میں
جس میں ہو سکوں حاصل ہم ایسی ردا لائیں

گلشن سے مدینہ کے میں پھول چنوں ایسے
جو میری امنگوں کے ہاتھوں پہ حنا لائیں

سرکارؐ کے روضے پر خم کر کے جبیںؔ اپنی
کچھ داغ دکھا آئیں کچھ پھول اٹھا لائیں

جس در کی شفاعت کا عاصی کو سہارا ہے
ہم دل کی ندامت کو ، وہ در بھی دکھا لائیں

سب رختِ سفر باندھو اب جا کے مدینہ سے
اِن پیاسی نگاہوں کو ہم جام پلا لائیں

اے ماہ جبیںؔ حاصل ، گر اِذنِ حضوری ہو
اس در کی تجلی ہم آنکھوں میں سجا لائیں

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

ہنر نعت لکھنے کا مجھ کو سکھا دے
الٰہی محمد ﷺ کا روضہ دکھا دے

شہِ دو جہاں کی زیارت کرا دے
مجھے اُن کے نورِ ہُدیٰ کی ضیا دے

سوائے محمد ﷺ نہ ہو کوئی دل میں
نگاہوں کو عثمان جیسی حیا دے

مریضِ محبت کو مل جائے صحت
مدینے سے خاکِ شفا کوئی لا دے

نہ آئے شکایت لبوں پر کسی کی
ثنائے محمد ﷺ لبوں پر سجا دے

خلافِ شریعت نہ جاؤں کبھی میں
چراغِ ہدایت کو دل میں جگہ دے

جہالت کی شب میں کہیں کھو نہ جاؤں
مجھے نقشِ پائے نبیؐ کی ضیا دے

خطا کار ہوں پر دعا مانگتی ہوں
خطاؤں پہ میری تو پردہ گرا دے

بُلا مہ جبیںؔ کو مدینے تو یا رب
نصیب اس کا سویا ہوا تو جگا دے

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

دل مدینے بنا چین پاتا نہیں
کوئی منظر بھی نظروں کو بھاتا نہیں

اضطراب اُس کے دل میں رہے گا سدا
لب پہ صلِ علیٰ جو سجاتا نہیں

شاعری ہے مری اب نبیؐ کے لئے
دل کسی غیر کے گیت گاتا نہیں

جب سے دینِ نبیؐ سے ملی ہے ضیا
خواہشوں کا اندھیرا ڈراتا نہیں

پا سکے گا نہ جنت کی خوشبو کبھی
جو محمد ﷺ سے نسبت نبھاتا نہیں

نورِ رحمت تو اس کا مقدر نہیں
دل میں عشقِ نبیؐ جو بساتا نہیں

ہے سعادت بڑی مصطفیٰ ﷺ کے سوا
مہ جبیںؔ دل میں کوئی سماتا نہیں

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

خدا کا خاص کرم ہے جو نعت لکھتی ہوں
عطائے شاہِ اُمم ہے جو نعت لکھتی ہوں

لکھا تھا نامِ محمد ﷺ جو کینوس پہ کبھی
وہ اب تو دِل پہ رقم ہے جو نعت لکھتی ہوں

میں جب سے بھیج رہی ہوں درود کے تحفے
رواں یہ میرا قلم ہے جو نعت لکھتی ہوں

ملے گا ساقیءِ کوثر سے جام مجھ کو بھی
ابھی تو ہاتھ میں دم ہے جو نعت لکھتی ہوں

کھڑی ہوں آپؐ کے در پر میں خواب میں آقاؐ
جبینِ عشق بھی خم ہے جو نعت لکھتی ہوں

نبیؐ سا آیا نہ آئے گا کوئی دنیا میں
ہے اُن کے ہجر کا موسم جو نعت لکھتی ہوں

کریں گے میری شفاعت بھی شافعِ محشر
نظر میں حشر کا غم ہے جو نعت لکھتی ہوں

جو کشتِ دل میں درودوں کے بیج بوئے تھے
بہار پر وہ اِرم ہے جو نعت لکھتی ہوں

سخنوری کا سلیقہ نہیں تھا ماہ جبیںؔ
مرے نبیؐ کا کرم ہے جو نعت لکھتی ہوں

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

جب نبیؐ کو فلک پر پکارا گیا
راستوں کو خصوصی سجایا گیا

نور سا فرشِ چاندی بچھایا گیا
شادیانہ خوشی کا بجایا گیا

حور و غلمان سب با ادب تھے کھڑے
چہرہ سرکار کا جب دکھایا گیا

انبیا باری باری ملے آپؐ سے
آپؐ کو اُن کے بارے بتایا گیا

اور پہنچا نہ کوئی بھی قوسین تک
میرے آقا کو مہماں بنایا گیا

پہنچے معراج پر جب حبیبِ خدا
عرشِ اعظم کا منظر دکھایا گیا

مہ جبیںؔ بالمشافہ ملاقات میں
درمیاں جو تھا پردہ ہٹایا گیا

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

جہالت کے سمندر میں
اجالوں کی کرن پھوٹی
محمد ﷺ آئے دنیا میں
تو چھایا نور دنیا میں

بہت گہرے جہالت کے
اندھیرے تھے جو ہر جانب
وہ یکسر چھٹ گئے سارے
ڈگر سے ہٹ گئے سارے

کہیں بتوں کی پوجا تھی
کہیں چھائے یہودی تھے
مجوسی اور عیسائی
بتوں پر خوں بہاتے تھے

پلوٹھی کے سبھی بیٹے
بتوں پر وار دیتے تھے
زِنا کاری کے چرچے تھے
شرابیں عام چلتی تھیں

جوا بھی عام تھا جگ میں
حقیقی بہنوں سے شادی
یہاں جائز سمجھتے تھے
حیا ہرگز نہ کرتے تھے

تولد بیٹی گر ہوتی
تو اُس کو مار دیتے تھے
جہالت کے اندھیرے میں
وہ قتلِ عام کرتے تھے

عرب حشرات کھاتے تھے
وہ گرگٹ کنکھجوروں کا
مزے سے چھڑا کھاتے تھے
زِنا بھی عام کرتے تھے

وہ منکر تھے قیامت کے
یقیں اُن کو نہ آتا تھا
نبیؑ آدم کے ہونے پر
خدا کے ایک ہونے پر

بہت محبوب تھے اُن کو
تراشے بت وہ ہاتھوں کے
وہ اِنساں عاقل و بالغ
بتوں کے آگے جھکتے تھے

یوں سب پستی میں ڈوبے تھے
نشے میں گم وہ رہتے تھے
وہ جھٹلاتے نبیؑ کو تھے
کسی کی کب وہ سنتے تھے

مگر پیارے محمد ﷺ نے
جگایا نیند سے اُن کو
بلایا خیر کی جانب
خدا کے ذکر کی جانب

محبت سے صداقت سے
بتایا حق شریعت سے
دلوں میں نور بھر ڈالا
اندھیرا دور کر ڈالا

دیا قرآن کا میسج
خدا رحمان کا میسج
بہت اعلیٰ تدبر سے
پڑھایا دیں تفکر سے

خدا واحد کو جانو تم
اُسی کو ایک مانو تم
کبھی تم شرک مت کرنا
بتوں کو توڑ ڈالو تم

حیا داری کو اپنا لو
تکبر کو مٹا ڈالو
گلے دشمن کے لگ جاؤ
نہ دل میں بغض تم پالو

ہمیشہ رب سے ڈرنا تم
نہ آپس میں جھگڑنا تم
کسی کو قتل مت کرنا
کسی کا مال مت کھانا

زِنا سے دور تم رہنا
کبھی رشوت نہ تم لینا
ستانا مت کسی کو تم
رُلانا مت کسی کو تم

سدا تقویٰ پہ چلنا تم
کبھی غیبت نہ کرنا تم
ریاکاری سے بچنا تم
نگاہیں نیچی رکھنا تم

دلوں سے دھو کے نفرت کو
نبیؐ نے اپنی امت کو
سکھایا دینِ حق ایسے
جگایا اس میں الفت کو

ضلالت چھٹ گئی جگ سے
جہالت ہٹ گئی جگ سے
نبوت کی کرن پھوٹی
تو ظلمت کی کمر ٹوٹی

اُجالا نور کا پھیلا
ہوا اِسلام کا چرچا
محمد ﷺ عدل والے ہیں
وہی مرجع وہی شافع

وہ ہیں حاشر وہ ہیں فاتح
وہ ہیں صادق وہ ہیں کامل
مبارک اُن کا چہرہ ہے
فِدا اُن پر زمانہ ہے

علیؓ داماد ہے اُنؐ کا
غنی عثمانؓ ہے جنؐ کا
وہ ہیں حسنینؓ کے نانا
جہاں ہے اُنؐ کا دیوانہ

وہ احمد ہیں وہ ناصر ہیں

وہی محمودِ برحق ہیں
وہ صادِق اور امیں بھی ہیں
وہ فاتح ہیں وہ خاتم ہیں

وہ شافع ہیں وہ رحمت ہیں
مثالی اُنؐ کی سیرت ہے
نبیؐ قرآنِ ناطق ہیں
نبیؐ برہانِ حق بھی ہیں

حبیبِؐ کبریا ہیں وہ
محمدؐ مصطفیٰ ﷺ ہیں وہ
مدثر ہیں مزمل ہیں
وہی معراج والے ہیں

چلو اے مہ جبیںؔ آؤ
سبھی مِل کر محمد ﷺ پر
حسیں تحفے درودوں کے
سلاموں کے سدا بھیجیں

اَللّٰھُم صَلِ اعلیٰ سیدنا محمدِوَسلم

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ توحید کا شجر ہیں نبیؐ
نور ہی نور سربسر ہیں نبیؐ

آپؐ کے نور سے جہاں روشن
سب جہانوں کے رہبر ہیں نبیؐ

ظلمتوں میں ہیں آپؐ مہرِ ہدیٰ
تیرگی میں نئی سحر ہیں نبیؐ

قاب قوسین تک رسائی ملی
دو جہانوں کے تاجور ہیں نبیؐ

انبیاء معتبر ہیں سارے مگر
انبیاء میں بھی معتبر ہیں نبیؐ

اِک اشارے کا معجزہ دیکھو
چاند جائے اُدھر جدھر ہیں نبیؐ

مصطفیٰؐ کی مثال ملتی نہیں
دو جہاں میں عظیم تر ہیں نبیؐ

اپنے دکھڑے کسی سے کیوں میں کہوں
مہ جبیںؔ اپنے چارہ گر ہیں نبیؐ

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

فِدا جن پر نبوت ہے
ہمیں اُنؐ سے محبت ہے

مبارک ہے زباں اُنؐ کی
صداقت ہی صداقت ہے

نبیؐ پر جان دیں گے ہم
ہمیں شِدت کی اُلفت ہے

ہمیں قرآن کہتا ہے
نبیؐ نورِ ہدایت ہے

نبیؐ ہی شمع رحمت ہے
نہایت نیک سیرت ہے

جہالت کے سمندر میں
چراغِ نور و حکمت ہے

نبیؐ کا نام دنیا میں
منور تا قیامت ہے

جہاں کے اہلِ دانش سے
جدا اُنؐ کی بصیرت ہے

اُسی نے پائی نصرت ہے
جسے اُنؐ سے عقیدت ہے

دلوں کے کورے کاغذ پر
لکھی میں نے یہ مدحت ہے

یہ مدحت مہ جبیںؔ تیری
شفاعت کی ضمانت ہے

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

سب عاشقوں کے دل کی تمنا ہیں مصطفیٰ ﷺ
ناداروں بے بسوں کا سہارا ہیں مصطفیٰ ﷺ

کیا تذکرہ کروں میں اُنؐ کی آن بان کا
کہ شہسوارِ اوجِ ثریا ہیں مصطفیٰ ﷺ

اُنؐ کی نمود سے ہی تو پھیلا ہے دینِ حق
مخزن ہیں روشنی کا منارہ ہیں مصطفیٰ ﷺ

دل کو یقین ہے کہ سفارش کریں گے وہ
اپنی تو مغفرت کا وسیلہ ہیں مصطفیٰ ﷺ

مہمان ایک رات کے وہؐ عرش پر بنے
معراج کا فلک پہ کرشمہ ہیں مصطفیٰ ﷺ

غیروں کے در پہ مہ جبیں دستک نہ دوں گی میں
مجھ غم کی ماری کے تو مسیحا ہیں مصطفیٰ ﷺ

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

نماز پڑھ کر درود پڑھنا
درود پڑھ کر ہے نعت لکھنا

نہیں ہے کوئی بھی کام مجھ کو
مگر ہے مدحت بیان کرنا

نبیؐ کی سنت پہ جو چلا ہے
وہی ہے دانا وہی ہے بینا

بچا بچا کر گنہ سے دامن
چراغ بن کر ہمیشہ جلنا

یہی تھا فرمان مصطفیٰ ﷺ کا
نبیؐ کے فرمان پر ہے چلنا

دیا نبیؐ نے یہ درس ہم کو
کہ آزمائش میں صبر کرنا

اگر تو چاہے ہے کامیابی
حلال کھانا ، حلال پینا

نبیؐ سے قربت اگر تو چاہے
حرام کاموں سے دور رہنا

شعور کی پختگی ہے یہ بھی
دیا انا کا بجھا کے رکھنا

جو گھر میں آئے غریب کوئی
تو مسکرا کر خوشی سے ملنا

نبیؐ کی عزت عزیز تر ہو
نبیؐ کی حرمت پہ جان دینا

ہو زندگی کا تری یہ مقصد
کہ حق کا پرچم بلند رکھنا

اگر محبت ہے تیری سچی
تو صدقِ دل سے وفا نبھانا

نبیؐ کی خاطر ہے مہ جبیںؔ کا
جہان میں اب تو جینا مرنا

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

ناموس پر حضورؐ کی قربان ہو گئی
رب کی ثناء ہے صاحبِ ایمان ہو گئی

میلادِ مصطفیٰؐ پہ سنائی جو نعت ہے
خوشیاں ملی ہیں اتنی کہ حیران ہو گئی

گم نام جی رہی تھی کوئی جانتا نہ تھا
نعتِ نبیؐ سے اب مری پہچان ہو گئی

سجدے میں گر گئی جو میں شکرانے کے لئے
اُس در کی حاضری مجھے بھی دان ہو گئی

ٹکتے نہیں ہیں پاؤں مرے اب زمین پر
رب کے حبیب کی میں ثناء خوان ہو گئی

ظلمت کے دور میں بھی اُجالے دکھا دیئے
میری خوشی کا روشنی سامان ہو گئی

منبر ملا ہے جس کو بھی عشقِ رسولؐ کا
اُس کی اذاں بلال کی آذان ہو گئی

ہاں مصطفیٰؐ کریں گے شفاعت اے مہ جبیں
مایوس کیوں ہے ؟ کیوں تو پریشان ہو گئی؟

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ خیرُ الوریٰ خاتم الانبیاء
اے حبیبِؐ خدا خاتم الانبیاء

آپؐ سا جگ میں آیا نہ کوئی نبیؐ
آپؐ سب سے جُدا خاتم الانبیاء

عاصیوں کو ہدایت ملی نور کی
آپ نورُ الہدیٰ خاتم الانبیاء

سب گواہی محمدؐ کی دینے لگے
آپؐ صدق و صفا خاتم الانبیاء

حوضِ کوثر کے مالک بھی ہیں مصطفیٰؐ
ہر مرض کی شِفا خاتم الانبیاء

ظلم کی شب میں روشن سحر آپؐ ہیں
آپؐ شمسُ الضحیٰ خاتم الانبیاء

رات کی تیرگی میں منور ضیاء
آپؐ بدرُ الدجیٰ خاتم الانبیاء

میرا دل میری جاں میرا سب مال و زر
آپؐ پر ہیں فِدا خاتم الانبیاء

ہر گھڑی میں لکھوں مِدحتِ مصطفیٰؐ
ہے یہ دل کی صدا خاتم الانبیاء

بے سہاروں یتیموں کو ملنے لگی
رحمتوں کی رِدا خاتم الانبیاء

مہ جبیں کی زباں پر رہے گی سدا
آپؐ کی ہی ثنا خاتم الانبیاء

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

سکینت دل کو ملتی ہے
ترا جب نام لیتی ہوں

محمدؐ جب بھی کہتی ہوں
لبوں سے پھول جھڑتے ہیں

فضا پیاری مہکتی ہے
حسیں کلیاں چٹکتی ہیں

محمدؐ نام ایسا ہے
کہ لب پر جب بھی آتا ہے

فِضا پُر نور ہوتی ہے
گھٹا گھنگھور ہوتی ہے

تو پھر رحمت برستی ہے
تری شفقت برستی ہے

عقیدت بھی برستی ہے
سلاموں کے درودوں کے

حسیں میلاد سجتے ہیں
محمدؐ نام ایسا ہے

کہ اِس پر جان دیتے ہیں
نبیؐ کے عاشقیں سارے

لبوں پر مہ جبیںؔ کے اب
فقط نامِ محمد ﷺ ہے

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا نے محمدؐ سا مدبر نہیں دیکھا
اُنؐ جیسا کوئی عرش نے صابر نہیں دیکھا

دنیا میں کئی آئے ہیں دارا و سکندر
دربارِ محمدؐ سا سخی در نہیں دیکھا

بھیجے ہیں خدا نے تو یہاں لاکھوں پیمبر
نظروں نے محمدؐ سا پیمبر نہیں دیکھا

پہلے تو وہ چرواہے تھے پھر کی تھی تجارت
اُنؐ جیسا خدیجہؓ نے بھی تاجر نہیں دیکھا

دیتے ہیں فرشتے بھی محمدؐ کو سلامی
دنیا میں کوئی آپؐ سے برتر نہیں دیکھا

اے کاش زیارت ہو محمدؐ کی اسے بھی
جس نے بھی کبھی چہرہ ءِ انور نہیں دیکھا

انوارِ محمدؐ سے چمک اُٹھے ہیں رستے
آقاؐ سا درخشاں کہیں خاور نہیں دیکھا

معراج کی شب ماہ جبیںؐ رب نے بُلایا
اُن سا کبھی افلاک نے کوئی دلبر نہیں دیکھا

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

نسیمِ سحری پیام لے جا
تو شہرِ اقدس مدینے جا کر
نبیؐ سے کہنا تمہاری عاشق
تڑپ رہی ہے مچل رہی ہے
وہ غم کی ماری دہائی دیتی
درود پڑھتی ہے روز دل سے
پرو کے موتی جو آنسوؤں کے
حسین تسبی بنا رہی ہے
لبوں پہ مدحِ نبیؐ کے نغمے
سجا سجا کے ہے گنگناتی
تری محبت میں لکھ کے نعتیں
سناتی سب کو بڑے فخر سے

وہ کہہ رہی ہے ، مدینے جا کر
بڑے ادب سے جھکا کے گردن
نبیؐ سے میرا سلام کہنا
سلام کہنا سلام کہنا
یہ کہنا آقاؐ غلام زادی
تڑپ رہی ہے مچل رہی ہے
بُلا لو اُس کو مدینے آقاؐ
دکھا دو روضے کا سبز گنبد
جبین اُس کی تڑپ رہی ہے
تمہارے در پر کرے وہ سجدے
خدا کو دل میں بسا کے اپنے
نماز آ کر ادا کرے وہ
جو آئے در پر نہ جائے واپس
یہی تمنا ہے مہ جبیںؔ کی
پیام اُس نے مجھے دیا ہے
ادب سے جھک کر سلام کہنا
سلام کہنا سلام کہنا
نبیؐ سے میرا سلام کہنا

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

عرش پر کرسی سجائی تھی شبِ معراج میں
شان آقا کی بتائی تھی شبِ معراج میں

سدرہ سے آگے رسائی تھی شبِ معراج میں
اُنؐ کو لینے رف رف آئی تھی شبِ معراج میں

آسمانوں پر حبیبؐ اللہ کے آنے کی خوشی
حور وغِلماں نے منائی تھی شبِ معراج میں

مرحبا صد مرحبا تشریف لائے مصطفیٰؐ
دھوم عرشوں پر مچائی تھی شبِ معراج میں

جب ہٹا پردہ محمدؐ تھے خدا کے سامنے
مرحبا صورت دکھائی تھی شبِ معراج میں

کبریا نے عرش پر محبوب کو بلوا لیا
رب کی دیکھی بے قراری تھی شبِ معراج میں

سامنے پیارے خدا کے جب ہوئے تھے مصطفیٰؐ
اپنی اُمت بخشوائی تھی شبِ معراج میں

انبیاء سے مصطفیٰؐ کی گفتگو ہوتی رہی
پھر اِمامت بھی کرائی تھی شبِ معراج میں

طے ہوا تھا مہ جبیںؔ لمحوں میں صدیوں کا سفر
ساکن و جامد خدائی تھی شبِ معراج میں

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

مرے دل میں بستا ہے نامِ محمدؐ
دکھائی بھی دیتا ہے نامِ محمدؐ

یہ قِرطاس دل کے معطر کرے ہے
گلابوں سا کِھلتا ہے نامِ محمدؐ

یہی ہے وظیفہ فرشتوں کا لیکن
لعیں کو کھٹکتا ہے نامِ محمدؐ

ہے سب عاشقانِ رسل کی یہ دھڑکن
دلوں میں جو رہتا ہے نامِ محمدؐ

وہ کرتا ہے صلِ علیٰ کا وظیفہ
جو عاشق بھی سُنتا ہے نامِ محمدؐ

ستاروں سے بڑھ کر ہے روشن ستارہ
فلک پر دمکتا ہے نامِ محمدؐ

نہیں ہے جہاں میں کوئی نام ایسا
سکوں جس سے ملتا ہے نامِ محمدؐ

یقیناً شفاعت کریں گے وہ میری
قلم میرا لکھتا ہے نامِ محمدؐ

نہیں کوئی سجتا لبِ مہ جبیںؔ پر
فقط اب تو جچتا ہے نامِ محمدؐ

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

بسی ہے دل میں بچپن سے مدینے کی طلب آقاؐ
کئی برسوں سے رہتا ہے مرا دل مضطرب آقاؐ

بشر ادنیٰ سی ہوں لیکن ترے در سے عقیدت ہے
دعائیں مانگتی ہوں میں بنے کوئی سبب آقاؐ

نہیں لب پر سوائے مصطفیٰؐ کے نام اب کوئی
بنا یادِ محمدؐ کے نہ دن گذرے نہ شب آقاؐ

سکونِ قلب دے دینا کنیزِ مضطرب کو بھی
جُھکا کر سر کو آؤں گی ترے روضے پہ جب آقاؐ

زیارت فاطمہؓ کی ہو، زیارت مصطفیؐ کی ہو
عطا دیدار ہو مجھ کو بنے ایسا سبب آقاؐ

نہ دنیا سے کوئی رغبت نہ دولت سے محبت ہے
بسی اس مضطرب دل میں فقط ہو تیری حُب آقاؐ

ہو پوری آرزو میری بُلا لو مجھ کو روضے پر
مدینے کے تصور میں کھڑی ہوں با ادب آقاؐ

یہی دِل کی تمنا ہے ، یہی ہے جُستجو میری
مجھے ادنٰی کنیزوں میں کریں جو منتخب آقاؐ

شفاعت مہ جبیںؔ کی حشر میں جو نعت کر پائے
ہو ایسی نعت لکھنے کا عطا مجھ کو بھی ڈھب آقاؐ

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

درودوں کی محفل سجانے لگی ہوں
چراغوں سے گھر جھلملانے لگی ہوں

میں رو رو کے اپنے گناہوں پہ آقاؐ
سبھی داغ دل کے مِٹانے لگی ہوں

کبھی میرے آنگن میں آئیں گے آقاؐ
اُمیدوں کے دیپک جلانے لگی ہوں

ہدایت کا رستہ جو بھولے ہیں ساتھی
اُنہیں نیند سے میں جگانے لگی ہوں

جو شانِ محمدؐ سے واقف نہیں ہیں
اُنہیں نعت اپنی سُنانے لگی ہوں

یقیناً عطا کملی والا کرے گا
میں دامن کو اپنے بچھانے لگی ہوں

محمدؐ کی مدحت میں لکھ کر یہ نعتیں
محبت کے ہیرے لٹانے لگی ہوں

درودوں کے نغمے سجا کر لبوں پر
دلِ مضطرب کو لبھانے لگی ہوں

ملے مہ جبیںؔ حوضِ کوثر سے پانی
میں دستِ دعا پھر اُٹھانے لگی ہوں

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

درِ مصطفیٰؐ بے کسوں کا سہارا
غموں کے اندھیرے میں جیسے اُجالا

گئے جو سوالی درِ مصطفیٰ ﷺ پر
کبھی لوٹ کر کوئی خالی نہ آیا

نبیؐ کے علاقوں کی دیکھی کرامت
چُھوا پتھروں کو تو گوہر بنایا

جہنم سے سب کو بچانے کی خاطر
ہدایت کا رستہ سبھی کو دِکھایا

گناہوں کی لذت میں سب کھو گئے تھے
محمدؐ نے غفلت سے سب کو جگایا

جہالت کی ظلمت تھی عرب و عجم میں
نبیؐ نے ہدایت کا بانٹا سویرا

مٹا کر دلوں سے سبھی نفرتوں کو
محبت کا دِلکش سبق پھر پڑھایا

جہالت کی شب کو پڑے جاں کے لالے
محمدؐ نے بانٹا جو دِن کا اُجالا

چلو مہ جبیںؔ عام کر دیں جہاں میں
محمدؐ نے جو دین ہم کو سِکھایا

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

بہت مضطرب ہوں بڑی بے کلی ہے
لگن دل میں عشقِ نبیؐ کی لگی ہے

میں عشقِ نبیؐ پاک میں جی رہی ہوں
یہی میرے ایمان کی زندگی ہے

ترے در پہ آتے ہیں شاہ و گدا سب
مثالی جہاں میں تری سروری ہے

مبارک فرشتے بھی دینے لگے ہیں
زمیں پر محمد ﷺ کی آمد ہوئی ہے

اُنہی کے رخِ الضحیٰ کی بدولت
زمانے میں پھیلی ہوئی روشنی ہے

مری شاعری کا ہو کوئی بھی عنواں
ملی اُنؐ کے در سے مجھے آگہی ہے

ہے نامِ حبیبِ خدا اس کی زینت
وضو کر کے چھونا مری ڈائری ہے

لکھی ہے جو نعتِ نبیؐ مہ جبیںؔ نے
یہ توفیق بھی اُن کے در سے ملی ہے

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

میں وظیفہ درودوں کا پڑھنے لگی
تیرگی روشنی میں بدلنے لگی

نور ہی نور تھا میرے چاروں طرف
میرے من کی سیاہی بھی ڈھلنے لگی

جب مدینے سے آیا ملا وہ مجھے
آرزو دیکھنے کی مچلنے لگی

روضہ ءِ مصطفیٰ ﷺ کی زیارت کروں
دھیرے دھیرے تمنا یہ بڑھنے لگی

ذکر میں نے جونہی کربلا کا سنا
آنکھ میری چھما چھم برسنے لگی

مجھ گنہگار پہ یہ ہوا ہے کرم
کہ ہدایت کے رستے پہ چلنے لگی

جھوٹی دنیا سے جب دل مرا اُٹھ گیا
چھوڑ کر میں غزل نعت لکھنے لگی

نعت کہتی ہوں میں اِس لئے مہ جبیں
آتشِ عشق من میں بھڑکنے لگی

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

لب پہ سجنے لگی مدحتِ مصطفیٰ ﷺ
جب سے دل میں بسی الفتِ مصطفیٰ ﷺ

کر رہے ہیں ثناء آسماں کے مکیں
مرحبا مرحبا نصرتِ مصطفیٰ ﷺ

سدرۃ المنتہیٰ تک رسائی ملی
قابلِ رشک ہے عظمتِ مصطفیٰ ﷺ

سر پرستی یتیموں کی کرتے رہے
سب کے کام آ گئی رحمتِ مصطفیٰ ﷺ

کھول کر دیکھ لو نورِ فرقان کو
دیکھنی ہو اگر سیرتِ مصطفیٰؐ

حسن میں آپؐ کا کوئی ثانی نہیں
دل نشیں والضحیٰ صورتِ مصطفیٰؐ

چار سُو چھا گئی روشنی دین کی
اِنقلابِ زمن دعوتِ مصطفیٰؐ

دین پر وار دو دولتِ جسم و جاں
خدمتِ دین ہے خدمتِ مصطفیٰؐ

کام کوئی نہ ایسا کرو مہ جبیںؔ
جس میں شامل نہ ہو راحتِ مصطفیٰؐ

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

اے کاش مجھ کو سایۂ رحمت نصیب ہو
یا رب بروزِ حشر شفاعت نصیب ہو

دل مضطرب ہے کب سے زمانے کی بھیڑ میں
وِردِ درود لب پہ ہو خلوت نصیب ہو

دن بھر پڑھوں درود حبیبِ خدا پہ میں
خوابوں میں مصطفیٰؐ کی زیارت نصیب ہو

مٹ جائے تشنگی مری کوثر کے حوض سے
دیدار مصطفیٰؐ کا ہو جنت نصیب ہو

مجھ بد نصیب کو بھی عطائے رسولؐ ہو
روضے کو چومنے کی سعادت نصیب ہو

میلوں کا فاصلہ ہے مگر دل میں آرزو
جا کر مدینہ مجھ کو بھی راحت نصیب ہو

صبح و مسا میں سجدے میں کرتی ہوں یہ دعا
روضے پہ مہ جبیںؔ کو عبادت نصیب ہو

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت لکھ کر سلام کرتی ہوں
ذکر اُنؐ کا یوں عام کرتی ہوں

نقشِ پا کے میں چوم کر ذرے
اپنا اونچا مقام کرتی ہوں

رحمتِ مصطفیٰؐ کے سائے ہیں
جس جگہ بھی قیام کرتی ہوں

کشتِ دل میں سجا کے نورِ نبیؐ
عمر اپنی دوام کرتی ہوں

مدحتِ مصطفیٰ ﷺ وظیفہ ہے
سب سے پہلے یہ کام کرتی ہوں

پہلے کہتی ہوں میں سلام اُسے
جب کسی سے کلام کرتی ہوں

نام لیتی ہوں با وضو ہو کر
اس قدر احترام کرتی ہوں

بھیجتی ہوں درودوں کے تحفے
روز یہ اِہتمام کرتی ہوں

مہ جبیں مدحتِ محمد ﷺ پر
شاعری اب تمام کرتی ہوں

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

حبیبِ حق سے پتہ روشنی کا ملتا ہے
مرے نبیؐ سے پتہ زندگی کا ملتا ہے

اندھیری راہ میں چل کر بھٹکنے والوں کو
حوالہ آپؐ سے ہی چاندنی کا ملتا ہے

دیا ہے درسِ محبت مرے نبیؐ نے ہمیں
سلیقہ بھی اُنہی سے دوستی کا ملتا ہے

اِسی لئے تو سجاتے ہیں نعت کی محفل
کہ نخلِ ایماں کو گل تازگی کا ملتا ہے

رہے نہ دل کو تمنا کچھ اور پانے کی
جسے بھی کام تری چاکری کا ملتا ہے

جو لکھ رہی ہے یہ نعتیں نبیؐ کی رحمت ہے
تو مہ جبیں کو مزہ چاشنی کا ملتا ہے

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

ہنر نعت گوئی کا زادِ سفر ہے
ملا محنتوں کا مجھے یہ ثمر ہے

حبیبؐ خدا کا جو تھاما ہے دامن
تو اب ظلمتوں میں نہیں کوئی ڈر ہے

ضیا اُنؐ سے لیتے ہیں شمس و قمر بھی
ضیا بار اُنؐ سے ہی یہ بحر و بر ہے

جو مدحت لکھی مصطفیؐ کی یہ میں نے
تو گلشن میں میرے طلوعِ سحر ہے

کئی معجزے ہیں حبیبؐ خدا کے
بڑی شان والا وہ خیرُ البشر ہے

کیا آپؐ نے جس شجر کو اِشارہ
قدم اُنؐ کے چھونے کو پہنچا شجر ہے

نگاہوں میں جچتا نہیں یہ زمانہ
تصور میں جب سے محمد ﷺ کا گھر ہے

محمد ﷺ کے در کی زیارت کو ترسے
حزیں مہ جبیں کا جو قلب و جگر ہے

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ اشکوں کے موتی پروتی ہوں ہر دم
میں عشقِ نبیؐ میں تڑپتی ہوں ہر دم

ندامت کے اشکوں سے دامن بھگو کر
گناہوں کے داغوں کو دھوتی ہوں ہر دم

بساتی ہوں قلب نظر میں مدینہ
میں آقاؐ کی فرقت میں روتی ہوں ہر دم

یقیں دل کو ہے کہ بلائیں گے آقاؐ
درودوں کے گجرے پروتی ہوں ہر دم

تمنائے دل کاش ہو جائے پوری
میں چھپ چھپ کے آنسو بہاتی ہوں ہر دم

مری دھڑکنوں کی صدا ہیں محمد ﷺ
محبت سے یہ نام لکھتی ہوں ہر دم

مدینے کی ہے آرزو مہ جبیں کو
جسے دیکھنے کو ترستی ہوں ہر دم

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ محمدؐ ہے دل کا ترانہ
اِسے چوم کر تم جبیں پر لگانا

مری آنکھ میں بھی بصیرت جگانا
خدایا مجھے بھی وہ چہرہ دکھانا

میں شافعِ محشر کی مدحت سرا ہوں
سرِ حشر آقاؐ مجھے بخشوانا

ہوں خائف بہت قبر کی تیرگی سے
مجھے قبر کی تیرگی سے بچانا

نبیؐ آخری ہیں محمد ﷺ ہمارے
زمانے کو اب ہے مجھے یہ بتانا

سُنا ہے شِفاعت اُسی کو ملے گی
درودوں کے تحفے جو بھیجے روزانہ

فِدا مہ جبیںؔ جان و دل سے ہوئی ہے
فدا آپؐ پر میرا سارا گھرانہ

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر اُن کا جو مرے سینے کے اندر چمکے
مجھ سیاہ کار کے ماتھے کا مقدر چمکے

یاد جب جب بھی مدینے کی مجھے آتی ہے
بیش قیمت یہ مری آنکھ میں گوہر چمکے

یوسفِ کنعان سے زیادہ ہیں حسیں پاک نبیؐ
تیرگی میں بھی حسیں چہرۂ انور چمکے

روشنی پھوٹ پڑی کفر کے میدانوں میں
آپؐ کا نورِ بصیرت ہے جو گھر گھر چمکے

فیس بک پر جو لگاتے ہیں یہ زائر فوٹو
دیکھ کر اِن کو مرے اشک برابر چمکے

مہ جبیںؔ کو بھی ملے نورِ ہدایت آقاؐ
جس طرف جاؤں وہی نور ہی رخ پر چمکے

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

سحر کاروں کی گھٹنے لگی روشنی
مہرِ حق کی جو بڑھنے لگی روشنی

نور ہی نور ہے چارسو آپؐ کا
اب دلوں میں مچلنے لگی روشنی

کفر کی وادیوں میں جو آئے نبیؐ
رحمتوں کی برسنے لگی روشنی

آسمان و زمیں سب منور ہوئے
تیرگی میں چمکنے لگی روشنی

جس گھڑی مصطفیؐ کی ولادت ہوئی
اُنؐ سے ذروں کو ملنے لگی روشنی

سیرتِ مصطفیؐ پر جو ڈالی نظر
میرے اندر چمکنے لگی روشنی

جب سے لکھنے لگی ہے وہ نعتِ نبیؐ
مہ جبیںؔ پر اترنے لگی روشنی

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

مُجھ کو آنکھوں کا تارا بنا لیجیے
در مبارک پہ آقا ﷺ بُلا لیجیے

چلچلاتی ہوئی دھوپ ہے ہر طرف
کالی کملی میں آقاؐ چُھپا لیجیے

آپؐ شافعِ محشر ہیں ہم اُمتی
نارِ دوزخ سے ہم کو بچا لیجیے

بحرِ عصیاں کے طوفان سے اے نبیؐ
ڈوبی کشتی ہماری ترا لیجیے

پیشِ خدمت ہے اب مہ جبیںؔ کا سلام
نعت کا تحفہ نورالہدیٰ لیجیے

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

آداب زندگی کے محمد ﷺ سے سیکھیے
اِخلاقِ کاملہ پہ کتابیں خریدیے

نورِ ہدیٰ سے دین کے روشن کریں دیے
پیارے نبیؐ کے اسوہ ءِ کامل کو پڑھیے

گر شوق دل میں ہے کہ زیارت نبیؐ کی ہو
عشقِ نبیؐ کی شمع تو پہلے جلایئے

ملتا ہے بس ثواب محمد ﷺ کی نعت سے
نقصان فائدہ نہ کبھی اِس میں دیکھیے

جب ذکر ہو رہا ہو زمانے میں آپؐ کا
توصیفِ مصطفیٰؐ کے لئے لب تو کھولیئے

ناموسِ مصطفیٰؐ ہے دل و جان سے عزیز
ناموسِ مصطفیٰؐ کے لئے کچھ تو کیجئے

لکھے سلام یہ کبھی نعتِ نبیؐ لکھے
توفیق مہ جبیں کو اے خدا یہ دیجئے

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

سر کے بل جا سکوں ہے تمنا مری
جا مدینے بسوں ہے تمنا مری

چین پاتا نہیں قلبِ مضطر کہیں
مصطفیٰؐ سے ملوں ہے تمنا مری

غم گسارِ نبیؐ آئیں جب رو برو
دل کی باتیں کہوں ہے تمنا مری

بھر دے سینہ کوئی علم کے نور سے
نعتِ احمدؐ لکھوں ہے تمنا مری

نورِ رحمت سے پاؤں کوئی روشنی
راہ سیدھی چلوں ہے تمنا مری

در پہ بیٹھی رہوں اشک بہتے رہیں
اُن کے در پہ مروں ہے تمنا مری

مہ جبیںؔ پیروی رات دن آپؐ کی
صِدقِ دل سے کروں ہے تمنا مری

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

سبز گنبد پہ غم کو مٹانے چلے
آنسوؤں کے نگینے بہانے چلے

تھک گئے ہیں جہاں کی جفاؤں سے ہم
حالِ دل آپؐ کو ہم سنانے چلے

آپؐ غم خوار ہیں اور مددگار ہیں
زخمِ دل آپؐ کو ہم دکھانے چلے

ظلم کی رات ہے دل بھی ویران ہے
نور کا اِس میں دیپک جلانے چلے

قدر و قیمت نہیں کوئی اپنی یہاں
دام اپنے وہاں سے بڑھانے چلے

سو رہا ہے نصیبہ کئی سال سے
بھاگ سوئے ہوئے ہم جگانے چلے

سر کو اپنے بنا کر قدم مہ جبیںؔ
سبز گنبد پہ سر کو جھکانے چلے

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

دونوں جہاں میں جلوۂ سرورؐ دکھائی دے
دل کی سماعتوں سے محمدؐ سنائی دے

ذکرِ نبیؐ ہو صرف میرے لب پہ رات دن
اس ناتواں سے دل کو کوئی پارسائی دے

دنیا کے غم بھلا کے مرے دل سے اے خدا
سیرت سے مصطفیٰؐ کی مجھے آشنائی دے

کچھ یاد مجھ کو آئے نہ دنیا کی ہو طلب
ویران دل میں عشق ذرا مصطفائی دے

دنیائے فانی سے مرا اُٹھنے لگا ہے جی
درِ مصطفیٰؐ کی مجھ کو خدایا گدائی دے

آنکھوں سے دل کی کاش مدینے کو دیکھ لوں
اتنی تو مہ جبیںؔ کو خدایا رسائی دے

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

اے ہواؤ سلام لے جانا
نعتیں میری تمام لے جانا

اب بلا لیں وہ اپنے در پہ مجھے
بس یہی اِک پیام لے جانا

میرا دامن تو آج خالی ہے
مدحتوں کا کلام لے جانا

کینوس پر نبیؐ کا نام لکھا
کل اثاثہ یہ کام لے جانا

خشک پتوں پہ لکھ کے بادِ صبا
میرا ادنیٰ سا نام لے جانا

ہجر میں ہوں میں بیقرار بہت
یہ پیامِ غلام لے جانا

روز آنکھیں میری برستی ہیں
میرے اشکوں کا جام لے جانا

آنسوؤں سے جو بھیگ جاتی ہے
مہ جبیں کی وہ شام لے جانا

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

میرے نبیؐ کے حُسن میں وہ آب وتاب ہے
محتاج روشنی کا ہوا آفتاب ہے

گلشن میں آمنہؓ کے شگفتہ گلاب ہے
گویا کہ موسموں پہ یہ پہلا شباب ہے

فہم و ذکا میں ثانی محمد ﷺ کا کون ہے
چہرہ مرے حضور کا روشن کتاب ہے

ظلمت میں دی ہے روشنی جس آفتاب نے
رحمت کا نور ہے وہ رسالت مآبؐ ہے

کتنا نصیب اچھا خلیفہؓ عظیم کا
ہجرت کے وقت آپؐ کا جو ہم رکاب ہے

جس دل میں مصطفیٰؐ کی تمنا بھی نہ ہو
اُس دل کو دریا مت کہو وہ تو سراب ہے

خوش بخت ہے وہ جس کو ہے نسبت رسول ﷺ سے
اُس کی تو ہر دعا بھی ہوئی مستجاب ہے

راہِ وفا میں خارِ مغیلاں ہیں چار سو
سیرت پہ جو چلے گا وہی کامیاب ہے

دن رات مہ جبیں کی زباں پر ہے وِرد اب
روضے پہ کاش جاؤں زیارت ثواب ہے

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

عجب حال دل کا ہوا آج کل ہے
مدینے سے دوری کا ردِ عمل ہے

میں خوابوں میں اب دیکھتی ہوں مدینہ
میں جاگوں تو آنکھوں میں اس کی شکل ہے

زمانے کے سارے ممالک میں دیکھا
مقابل کہاں اِس کے کوئی محل ہے

سجی ہے مرے لب پہ نعتوں کی خوشبو
کِھلا دل میں عشقِ نبیؐ کا کنول ہے

ہوا جو محمدؐ کی عظمت کا مُنکر
وہی دو جہانوں میں خوارو خجل ہے

سفارش کریں گے یقیناً محمد ﷺ
اگر شرک سے پاک تیرا عمل ہے

کہوں مہ جبیںؔ کیوں نہ میں اُسؐ کی نعتیں
حبیبؐ خدا ہے وہ ختمِ رُسُل ہے

❖

صلی اللہ علیہ وسلم

محمد ﷺ پہ بھیجوں وظیفوں کا تحفہ
درودوں کا تحفہ سلاموں کا تحفہ

جو پلکوں پہ سجے ہیں یادِ نبیؐ میں
مرے اشک ہیں وہ نگینوں کا تحفہ

شفاعت مری حشر میں آپؐ کر دیں
گنہگار ہوں دیں عطاؤں کا تحفہ

زیارت مجھے اپنی کروائیں آقا ﷺ
میں روزانہ بھیجوں گی نعتوں کا تحفہ

سلامِ محبت سلامِ عقیدت
یہی تو ہے مجھ سے غلاموں کا تحفہ

میں شہرِ نبی میں کسی روز جاؤں
لبوں پر سجا کے درودوں کا تحفہ

مرے دل کے زخموں کے موسم ہیں تازہ
دِکھانے میں آؤں بہاروں کا تحفہ

رقم مہ جبیںؔ مدحتیں کر رہی ہوں
ہو مقبول میری کتابوں کا تحفہ

❖

قطعہ

مرحبا مرحبا مدحتِ مصطفیٰ ﷺ
مرحبا مرحبا مدحتِ کبریا
اک حبیبِ خدا ایک خود ہے خدا
حشر میں یہ کریں گے یقیناً شفا
نعت اور حمد ہیں میرا زادِ سفر
مہ جبیں لکھ رہی ہوں میں حمد و ثناء

❖

مہ جبیں ملک جس طرح اچھی غزل اور نظم کہتی ہیں اُن کا نعت کہنے کا بھی وہی معیار ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آنے والے وقت میں نعت بھی اُن کا ایک حوالہ بنے گی۔ اس نعتیہ مجموعہ کی اشاعت پر مبارک اور دعائیں۔

امجد اسلام امجد

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عقیدت میں سرشاری اور بے قراری نے مہ جبیں ملک کو اچھی نعت گو شاعرہ بنا دیا ہے۔ یہ کم شاعرات کو نصیب ہوتا ہے کہ وہ خود اچھی نعت کہہ سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بختوں بھاگوں والی شاعرہ ہے۔

ڈاکٹر اجمل نیازی

مہ جبیں ملک کی نظم گوئی اور غزل گوئی کی طرح نعت گوئی بھی قابلِ رشک اور لائق تحسین ہے وہ خوش قسمت ہیں کہ اُن کو یہ سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

جاوید صدیق بھٹی

مہ جبیں ملک کی آنکھیں حیا کا درپن اور دل عشقِ رسول کا مظہر ہے۔ وہ مضبوط اعصاب کی مالک، راسخ العقیدہ خاتون ہیں۔ خداداد شاعرانہ صلاحیتوں کی بدولت ان کا شمار ایسے عاشقانِ رسول میں ہوتا ہے جن کو اللہ پاک نے اپنے محبوب کی صفت و ثنا کے لئے چن لیا ہے۔ ان کے کلام میں جو شادابی، وقار اور سربلندی ہے وہ ان کے کلام میں بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔ ان کے اشعار اس حقیقت کے آئینہ دار ہیں کہ عشقِ مصطفیٰ کی سرشاری اور مدینہ دیکھنے کی تڑپ ان کی رگ رگ میں سما کر اشعار کی صورت ظہور پذیر ہوتی ہے۔ وہ اپنے جذبات کو بڑی سادگی اور آسودگی سے صفحۂ قرطاس کرتی ہیں۔ مہ جبیں نے جس دلچسپی اور مستعدی سے اس فن میں مہارت حاصل کی ہے اس کے پیچھے ان کے عزمِ صمیم کا مضبوط ہاتھ ہے اگر مہ جبیں نے اپنا ادبی سفر اسی عزم کے ساتھ جاری رکھا تو وہ دن دور نہیں جب ان کا شمار ایسے نامور شعراء میں ہوگا جو ملک و قوم کے لئے بجا طور پر قابلِ فخر اور دورِ حاضر کے شعراء کے لئے قابلِ رشک ہیں۔

جبیں پہ چاند ہے دل میں وفاؤں کا سورج
میں اور کیا کہوں اس بیٹی مہ جبیں کے لئے

اکرم سحر فارانی

مکتبہ شافی
1/13 شالی چوک، کریم پارک، راوی روڈ، لاہور
اہتمام:
صدیق چنن ویلفیئر فاؤنڈیشن، لاہور (پاکستان)